رئیس احمد جعفری

تأثرات

یہ اگست کا مہینہ ہے!

اسی مہینہ میں آج سے ۵۰ سال پہلے دنیا کے نقشے پر ایک نیا ملک نمودار ہوا تھا۔ پاکستان — دنیا کے نقشے پر نئے ملکوں کا نمودار ہونا کوئی نئی بات نہیں۔ پہلی اور دوسری جنگ عظیم کے بعد کئی نئے ملک مغرب اور مشرق میں تشکیل و تخلیق کے مرحلوں سے گزرے، لیکن دنیا کی تاریخ میں کوئی بھی نیا ملک سوا پاکستان کے اس طرح عالم وجود میں نہیں آیا کہ وہ آگ، خون، اسلحہ کی جھنکار اور تخریب و انہدام سے دوچار نہ ہوا ہو۔ ہم نے یونان کو آزاد ہوتے دیکھا، ہم نے پولینڈ کو عالم وجود میں آتے دیکھا۔ ہم نے آسٹریا کو دولتِ مستقلہ کے روپ میں دیکھا۔ ہم نے چیکوسلواکیہ کو، البانیہ کو، بلغاریہ کو، رومانیہ کو، مصر کو، سوڈان کو، عراق کو، شام، شرق اردن، لبنان اور فلسطین کو، قبرص کو، انڈونیشیا کو، ملایا کو، سنگاپور کو، برما کو، آزادی کا خلعت پہنتے یا غلامی کی بیڑیاں توڑتے یا حیاتِ نو اور تشکیلِ جدید سے آشنا ہوتے دیکھا، مگر کیا اس آزادی، اور حیاتِ نو کے جلو میں خونِ انسانی کا سیلِ رواں نہ تھا؟ ہم نے اپنے پڑوسی ملک بھارت کو تاجِ آزادی سر پر رکھتے دیکھا مگر تاجِ آزادی زیبِ سر کرنے سے پہلے اور زیبِ سر کرتے وقت اور زیبِ سر کر چکنے کے بعد کیا مظلوموں کی آہوں کا شور آسمان تک نہیں پہنچا؟ کیا بے گور و کفن لاشوں اور کٹے ہوئے سروں کے بلند و بالا مینار نظر نہیں آئے؟ کیا آتش زنی، قتل و غارت اور بچوں اور عورتوں تک کو ہدفِ ستم اور نشانۂ ہوس بنتے نہیں دیکھا؟ یہ کچھ قدرتی سی چیز ہے کہ غلام اور آقا کی کش مکش، آگ اور خون کا رنگ اختیار کر ہی لیتی ہے،

عشق آخر عشق ہے تم کیا کرو ہم کیا کریں؟

پاکستان کی تعمیر و تشکیل کے لیے بھی جنگ لڑی گئی اور کوئی شبہہ نہیں یہ بڑی معرکہ آرار، ناقابلِ فراموش اور یادگار جنگ تھی، مگر اس جنگ میں اسلحہ اور ہتھیار نہیں استعمال کیے گئے۔ یہ قوتِ ارادی کی جنگ تھی۔ یہ عزمِ محکم کی جنگ تھی۔ یہ ایمان اور ایقان کی جنگ تھی۔ یہ غلام اور آقا کی بھی جنگ تھی اور اقلیت و اکثریت کی بھی۔ یہ بے وسیلہ نہتّے اور بے زر لوگوں کی جنگ تھی، ان لوگوں کے خلاف جو وسائل و ذرائع پر قابض تھے۔ جن کے پاس سازوسامانِ جنگ کی کمی نہ تھی۔ جن کے پاس سونے اور چاندی کے انبار تھے۔ نہیں یہ جنگ صرف غلام اور آقا، اکثریت اور اقلیت ہی کی جنگ نہ تھی، یہ پیکارِ باہمی بھی تھی۔ خود مسلمان بھی آپس میں دست و گریباں تھے۔ کچھ انگریزوں کے ثناخواں تھے، کچھ ہندوؤں کے قصیدہ گو، کچھ اپنوں پر سب و شتم کے تیر پھینک رہے تھے۔ ان مشکلات و موانع کے باوجود، قوتِ ارادی، عزمِ محکم اور ایمان و ایقان کی جیت ہوئی انگریزوں کی مزاحمت، ہندوؤں کی مخالفت اور اپنوں کی مقاومت کے باوجود پاکستان بن گیا۔ ایک نیا ملک عالمِ وجود میں آگیا۔ وہ ملک جو اسلامی ممالک میں سب سے بڑا اور دنیا کے بڑے ممالک میں پانچویں نمبر پر تھا۔

لیکن پاکستان کیوں بنا تھا؟

کیا ضرورت تھی ایک نئے ملک کی؟

مسلمان ایک ہزار سال سے ہندوستان میں رہتے چلے آتے تھے۔ اس ہزار سالہ وطن کو چھوڑ کر ایک نئے وطن کی ضرورت کیوں لاحق ہوگئی تھی انھیں؟

اگر وہ اپنی قومی انفرادیت پر اصرار نہ کرتے تو جس طرح عیسائی، پارسی، اور دوسری اقلیتیں وہاں اب بھی رہ رہی ہیں وہ بھی رہ سکتے تھے۔ مگر انھوں نے دوقومی نظریہ کیوں پیش کیا؟ اپنی ملی انفرادیت کے تحفظ اور بقا کے لیے ایک بہت بڑی جنگ کیوں لڑی؟ اس لیے کہ وہ مسلمانوں کے لیے ایک "ہوم لینڈ" کے متمنی تھے۔ جہاں مسلمان "مسلمان" بن کر رہ سکیں۔ جہاں کوئی واردھا اسکیم نافذ نہ ہو سکے۔ جہاں عدم تشدد کا فلسفہ انھیں خالد بن ولیدؓ، عبیدہ بن الجراحؓ اور سعد بن ابی وقاصؓ

کی عظمت سے روگرداں نہ کر دے۔ جہاد سے بیزار نہ کر دے۔ جہاں اپنی قومی اور انفرادی زندگی کو اسلام کے سانچہ میں ڈھال سکیں۔ جہاں ایسی حکومت قائم کر سکیں جو اسلامی جمہوریت کی آئینہ دار ہو۔ جہاں شراب کا چلن نہ ہو، جہاں فواحش کا ارتکاب نہ ہو سکے، جہاں عورت کو وہ تمام حقوق حاصل ہو سکیں جو اسلام کے سوا کسی مذہب اور سماج نے اسے نہیں دیئے ہیں۔ جہاں مرد کو وہ تمام حقوق حاصل ہوں جن کا ایک انسان مستحق ہو سکتا ہے۔ لیکن نہ افراط ہو نہ تفریط۔ عدل کی کارفرمائی ہو، مساوات ایک حقیقت بن جائے۔ آزادیٔ نطق و کلام اور حریتِ فکر و اجتماع کوئی مختلف فیہ مسئلہ نہ ہو۔ جہاں رقص و نغمہ کے نام پر دعوتِ فسق و معصیت نہ دی جا سکے۔ جہاں کا ابوبکرؓ اربابِ صلاح و تقویٰ سے استصواب کے بغیر عمرؓ کو نامزد نہ کر سکے۔ جہاں عمرؓ سے برسرِ منبر یہ کہا جا سکے کہ "اگر تم نے راہِ حق چھوڑ دی تو ہم تکلے کی طرح تمھیں سیدھا کر دیں گے؟" جہاں کا عثمانؓ اپنا قتل گوارا کرے مگر ناحق کے سامنے سر نہ جھکائے۔ جہاں کا علیؓ بہ قدرِ سدِ رمق گزارے پر اکتفا کرے اور اپنے بھائی عقیلؓ تک کو استحقاق سے زیادہ ایک پائی بھی بیت المال سے نہ عطا کرے۔

۱۵ سال میں اس منزل کی طرف اگر ہمارے قدم اٹھے بھی ہیں تو انتہائی آہستہ خرامی کے ساتھ، لیکن اب وقت آ گیا ہے کہ جو بیٹھا ہے وہ اٹھ کھڑا ہو اور جو کھڑا ہے وہ چلے، جو چل رہا ہے وہ دوڑنے لگے کہ اگر ہم نے صرف حصولِ پاکستان پر اکتفا کیا اور اس کے مقصدِ جلیل و جمیل کے حصول پر متوجہ نہ ہوئے تو

اے وائے ہمارے اگر اینست بہارے

ماہنامہ خاتونِ پاکستان، کراچی

کا

ایک مفید، متبرک اور مقدس تحفہ

رسولؐ نمبر

جو یکم اگست ۱۹۶۲ء کو شائع ہوگا

اس نمبر کا ایک مقصد یہ واضح کرنا بھی ہے کہ اسلام کی نشر و اشاعت میں خواتین نے کیا حصہ لیا، اسلام نے ان کو کیا درجہ دیا، معاشرے اور اخلاق و کردار کی تعمیر میں خواتین نے کیا خدمات انجام دیں۔

دنیائے اسلام کے مشاہیر اہلِ قلم اس میں حصہ لے رہے ہیں

سرورق گنبدِ خضرا کے سہ رنگے خصوصی عکس جمیل سے مزین

مدینہ منورہ اور روضۂ رسولؐ کی متعدد تصاویر،

صفحات تین سو **قیمت تین روپیہ**

اگر آپ ۲۰ر جولائی تک زرِ سالانہ مبلغ چھ روپے ارسال کر کے مستقل خریدار بن جائیں تو یہ نمبر مفت آپ کی خدمت میں پہنچ جائے گا۔

ایجنٹ حضرات اپنے آرڈر سے جلد نوازیں۔

منیجر: خاتونِ پاکستان، ۵ گارڈن، کراچی ۳